پاپائی مشن انجمنوں کی اعلیٰ کونسل نے اپنے عمومی اجلاس میں ۱۵،۵۰،۹۹،۳۹۰ امریکی ڈالر کی رقم دُنیا بھر میں اِس طرح باہم تقسیم کی ہے۔

اشاعت ایمان کی انجمن	۹،۷۹،۶۲،۸۹۰	امریکی ڈالر
مقدس پطرس رسول کی انجمن	۴،۲۹،۱۷،۰۰۰	امریکی ڈالر
پاپائی مشنری سوسائٹی آف ہولی چائلڈہڈ	۱،۴۲،۱۹،۵۰۰	امریکی ڈالر

مشرقِ وسطیٰ

مسلم ۔ مسیحی تعلقات پر کاتھولک بطریقوں کا باہم تبادلۂ خیال

مشرقِ وسطیٰ کے کاتھولک بطریقوں کی چار روزہ کانفرنس ۱۸ تا ۲۱ مئی ۱۹۹۳ء کو عمان (اُردن) میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے بطریق مائیکل صبّاح نے کہا کہ "ہم مشکل دور سے گزر رہے ہیں۔ مسیحی اور مسلم دونوں پیچیدہ صورتِ حال کا شکار ہیں۔ وقت کا تقاضا ہے کہ دونوں متحد ہو کر کوشش کریں اور قومی وحدت کو مضبوط بنائیں۔" یہ کانفرنس ۱۹۹۱ء سے اب تک اپنی نوعیت کی تیسری کانفرنس تھی۔ اس کا بڑا موضوع تو مسیحی - مسلم تعلقات کا جائزہ تھا اور اس کے پیچھے دونوں برادریوں کے درمیان بقائے باہمی کو فروغ دینے کا جذبہ کارفرما تھا۔ مسیحی - مسلم تعلقات کو مضبوط تر کرنے کے لیے چرچ کے کردار کی وضاحت مقصود تھی۔

بطریقِ مائیکل صبّاح کے بقول کانفرنس میں، یوں تو روزمرّہ زندگی سے متعلق بہت سے مسائل کے حوالے سے مسلم - مسیحی تعلقات پر غور وفکر کیا گیا مگر جن مسائل کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی، ان میں مذہبی تعلیم، خاندانی زندگی اور اقتصادی، سیاسی اور سماجی زندگی میں شمولیت کے مسائل سرفہرست تھے۔

ویٹیکن کے مندوب نے اس کانفرنس میں پوپ جان پال دوم کی طرف سے خطاب کیا۔ شاہ حسین نے بطریقوں کو شاہی محل میں استقبالیہ دیا۔ ولی عہد شہزادہ حسن نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جزیرہ نمائے بلقان اور مشرقِ وسطیٰ میں جاری تنازعات کے پیچھے خودغرضی، جہالت اور مادی اقدار کام کر رہی ہیں جنہیں اعلیٰ روحانی اقدار پر ترجیح دے دی گئی ہے۔ انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ مسیحیوں اور مسلمانوں کے درمیان مشترکہ اقدار کو تقویت دی جائے تاکہ موجودہ تنازعات پر قابو

پانے کی کوششیں کامیاب ہوں۔

اسلام اور عرب ثقافت کے کاتھولک محققین کے علاوہ سابق وزیر اور "موسسہ آل البیت" کے سربراہ ڈاکٹر نورالدین الاسد، عثمان تیونی اور مڈل ایسٹ کونسل آف چرچز کے جنرل سیکرٹری جناب جبریل حبیب کو اردن، لبنان اور مشرقِ وسطیٰ میں مسلم - مسیحی تعلقات پر اظہار خیال کے لیے دعوت دی گئی تھی۔ جناب جبریل حبیب نے دو قدیم رجحانات کا ذکر کیا۔ پہلا رجحان یہ کہ مسیحی عقیدہ تثلیث درست نہیں اور دوسرے رجحان کے مطابق نہ صرف حضرت عیسیٰؑ کے توسط سے نازل ہونے والی انجیل قابلِ احترام ہے بلکہ خود حضرت عیسیٰؑ اسلامی نقطۂ نظر سے کلمتہ اللہ اور روح اللہ ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ عرب دنیا میں مسیحیوں اور مسلمانوں کو کشمکش اور تشدّد کے بجائے مکالمے کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ اس قسم کے مکالمے سے ماضی کی غلط فہمیاں دور کرنے میں مدد ملے گی۔ نیز عالمگیر انسانیت دوستی اور مذہبی تجربے کے درمیان نظر بظاہر جو تضاد دکھائی دیتا ہے، رفع ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں انسانی اور خدائی حقوق کا تنازعہ سلجھانا آسان تر ہوگا۔ اس انداز کا مکالمے قومی وحدت اور مساوات کی بنیاد پر مشترکہ زندگی کو زیادہ مضبوط کرے گا اور مشترک اقدار کی تلاش ممکن ہوگی جن سے مشرقِ وسطیٰ اور دنیا بھر میں امن و انصاف کے حامل ایک توانا معاشرے میں واقعی شراکت کی افزائش ہو سکے گی۔

چار روز کے اطمینان بخش تبادلۂ خیال کے بعد کانفرنس کی جانب سے ایک گیارہ نکاتی بیان جاری کیا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ "عرب دنیا میں مسلمان اور مسیحی بھائی بھائی اور ایک ہی وطن کے شہری ہیں۔" بیان میں مذہب کے نام پر ہونے والے تشدّد کی مذمّت کی گئی ہے۔ ("مڈل ایسٹ کونسل آف چرچز" نیوز رپورٹ بحوالہ ماہنامہ فوکس" - لیسٹر، جون ۱۹۹۳ء)